© rasailojaraid.com

خادم حسین

طاہرالقادری اور مسرت شاہین......نئی سیاسی جوڑی

روز نامہ ''جنگ'' ملتان ۳؍اپریل ۲۰۰۴ء کے مطابق، ماضی کی اداکارہ اور تحریک مساوات کی چیئر پرسن مسرت شاہین نے اپنی جماعت کو ''پاکستان عوامی تحریک'' میں ضم کر دیا ہے۔ انہوں نے علامہ پروفیسر طاہرالقادری پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان عوامی تحریک، تنگ نظر نہیں بلکہ پروگریسو جماعت ہے اور علامہ طاہرالقادری اپنے اندر سیاست کی یونیورسٹی رکھتے ہیں، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میری خواہش تھی کہ میں علامہ صاحب کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے پانچ سال تک علامہ صاحب کے کردار کو پرکھا ہے اور آج میں نے ان سے ملاقات کے بعد شمولیت اختیار کر لی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ ایک لبرل جماعت ہے۔ جہاں میک اپ نہ کرنے کی بھی کوئی شرط نہیں ہے۔ میں عمر کے لحاظ سے میک اپ بھی کروں گی اور نئے کپڑے بھی پہنوں گی۔ مولانا فضل الرحمٰن اور علامہ طاہرالقادری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ علامہ طاہرالقادری نے دوزخ کی سزاؤں سے خوفزدہ کرنے کی بجائے اللہ کی رحمت کے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ علامہ طاہرالقادری نے کہا کہ تحریک صرف تہجد گزاروں کی جماعت نہیں ہے اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ، عورتیں بھی عوامی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔''

چلیے، مسرت شاہین کو ایک شخصیت تو نظر آئی جن کی پارٹی میں وہ عمر کے لحاظ سے میک اپ کر سکتی ہیں اور بھڑکیلے کپڑے بھی پہن سکتی ہیں کہ:۔

چالیس سے بھی سِن اُن کا اوپر سہی لیکن
لگا لیتی ہیں جب غازہ پری معلوم ہوتی ہیں

ورنہ ناصر کاظمی نے ملتان کے ایک مشہور شاعر سے عشق کے زور پر کہا تھا کہ:

میں کپڑے پہن کر جاؤں کہاں اور بال بناؤں کس کے لئے

''شیریں فرہاد، ہیر رانجھا، عذرا وامق، لیلیٰ مجنوں'' کے قصے تو یونہی مشہور ہیں مسرت شاہین کو تو پھر بھی ان کا آئیڈیل مل گیا ہے۔ پروفیسر طاہرالقادری بہت خوش نصیب ہیں جن کی لبرل پارٹی اور رنگین ٹوپی نے مسرت شاہین جیسی اداکارہ کو متاثر کیا اور:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کچے دھاگے سے بندھی چلی آئی سرکار مری

ورنہ مولانا فضل الرحمان سے تو اب تک وہ نفور رہی ہیں اور انہیں بھی مسرت شاہین نے ضرور پرکھا ہوگا تبھی تو انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان اور پروفیسر طاہرالقادری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ان کے فیصلہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آسمان پروفیسر طاہرالقادری ہیں۔ پورے پانچ سال تک انہوں نے علامہ صاحب کے کردار کو جانچا تب کہیں جا کر گل تر ہاتھ آیا ہے۔اس حوالے سے یہاں ایک دلچسپ کارٹون کا ذکر خارج از موضوع نہ ہوگا جس میں مسرت شاہین، علامہ صاحب سے کہہ رہی ہیں ''علامہ صاحب! برس ہا برس سے آپ پر میں نے خاص نظر رکھی ہوئی تھی مگر آپ کی نظرِ کرم نے بہت تاخیر کی۔''

جواب میں علامہ صاحب کہتے ہیں ''یقین رکھئے۔ میں بھی کبھی چین سے نہ سو سکا۔''

یہ ساری خبر سن کر ہمارے دوست خان صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ان دو عظیم لیڈروں کی یہ عظیم ملاقات ضرور کوئی گل کھلائے گی اور ملک میں عظیم سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔مسرت شاہین کی پارٹی کا طاہرالقادری کی پارٹی میں انضمام سیاسی روشن خیالی کا عملی مظاہرہ ہے۔یہ نئی سیاسی جوڑی نظریہ پاکستان ''وسیع البنیاد'' پاکستان اور ''وسیع المشرب'' اسلام کی خوب خدمت کرے گی۔مسرت وانبساط کے غبارے، تہذیب وثقافت کے غرارے، جذبۂ خیر سگالی کے سہارے' کس ''نقطۂ منہاج وابتہاج'' پر پہنچے گی کہ:

لوگ لیتے ہیں یوں ہی شمع اور پروانے کا نام
کچھ نہیں ہے اس جہاں میں اِن کے افسانے کا نام
شوخیِ ''طاہر'' نگاراں میری صہبا کا وجود
مستیِ ''شاہیں'' غزالاں میرے پیمانے کا نام

© rasailojaraid.com